بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم

ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۹) ۱۶۔ شوال ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء مطابق ۵۔ کتاب ۱۹۱۰ (نمبر ۵)

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

سوال۔ (۱) انسان مرجانے کے بعد بہشت یا دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے یا نہیں (۲) اگر داخل ہوجاتا ہے۔ تو حساب کتاب کرکے یا بلا حساب کتاب کے (۳) ایک خاص دن قیامت کا واسطے حساب کتاب کل لوگوں کے لئے مقرر ہے یا نہیں۔ (۴) اگر ایک مرتبہ مرنے کے بعد روح انسانی جنت یا دوزخ میں داخل ہوگئی۔ تو پھر دوبارہ حساب کتاب کی ضرورت ہوگی یا نہیں اور کیوں ؟

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔

تو کارے زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

(۱) بعد الموت انسان کے لئے قبر روضۃ من ریاض الجنۃ۔ اوحفرۃ من حفر النیران ہے۔

(۲) بعض کا حساب ہوتا ہے بعض کا نہیں۔

(۳)۔ قیامت کبریٰ کے لئے ایک وقت ہے۔ مفصل جواب مطلوب کے لئے۔ مجھے اس وقت فرصت نہیں۔ نیز علیل ہوں۔ کتاب الروح ابن قیم حیدرآباد طبع ہوئی ہے۔ اس میں سب جواب ہیں۔ نور الدین۔ ۱۹ر۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت امیر المومنین کی طبیعت نسبتاً بہت اچھی ہے۔ صبح پہلے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قرآن مجید کا درس پڑھتے ہیں۔ پھر شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے جو دین سیکھنے کے لئے یہاں سکونت پذیر ہیں۔ جناب عالی کی توجہ آجکل جماعت کی اصلاح کی طرف خصوصیت کے ساتھ ہے۔ آپنے نمازوں کو اول وقت میں پڑھنے پڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے اور اس کے لئے خاص اہتمام ہے۔ ظہر کے وقت بخاری شریف کا درس ہوتا ہے۔

۲۔ منشی فرزند علی صاحب (فیروزپوری) رخصت لیکر قادیان میں اقامت پذیر ہیں اور بابو فیض الرحمان صاحب امرتسری بھی رخصت حاصل کرکے (کچھ مدت لیے) دونوں صاحب دین سیکھنے میں مشغول۔ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو منشی الٰہی بخش صاحب سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ ہجرت کرکے یہاں آگئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں انعام مہاجرین سے متمتع کرے ان کا ارادہ ہے کہ اب اسی جگہ رہ کر اپنے تجارت سے ساکنین قادیان کو بہرہ ور کریں اور نیز خود دینی تعلیم میں ترقی کریں صاحبزادہ صاحب آجکل امرتسر میں ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی چند ضروری کاموں کے لئے باہر ہیں۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب قنوج کسی جلسہ کی شرکت کے لئے حسب الحکم تشریف لے گئے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب مکرم مع احباب سفر میرٹھ۔ اٹاوہ۔ کانپور سے مظفر و منصور واپس تشریف لے آئے ہیں راستہ میں چند گھنٹہ لکھنؤ میں بھی ٹھہرے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے نمبر میں اپنے سفر کے حالات شائع فرماوینگے۔

مسٹر مبارک علی صاحب بی۔ اے ٹوکہ (بنگال) سے اور مسٹر عطاء الرحمان صاحب ایم۔ اے پروفیسر راج شاہی کالج یہاں تشریف فرما ہیں۔ آپ احمدی ہیں، اس سلسلہ سے بہت اخلاص

۱۳ر اکتوبر کا بدر۔ جس میں ثناء اللہ کے اشتہار کا جواب ہے۔ ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر جو صاحب جتنے پرچے چاہیں۔ منگوا سکتے ہیں۔ فی پرچہ کو حساب سے

اطلاع

چونکہ پچھلا اخبار لیٹ نکلا تھا اسواسطے ضمیمہ درس نہیں چھپ سکا۔ اگلے نمبر جہاں یہ سال ختم ہوگا۔ وہاں بائیسواں پارہ بھی بفضلہ تعالیٰ ختم ہو جاویگا۔

جن احباب نے اس سال ۱۹۱۰ء کا چندہ ادا نہیں فرمایا وہ اگر حساب صاف کردیں تو انکی بڑی مہربانی ہو۔

ضرورت ہے

ایسے دو پٹواریوں اور ایک قانون گو کی جو بندوبست میں عنقریب کام کرچکے ہوں۔ پرائیویٹ جائداد کے متعلق حفاظت حقوق کے لئے۔ درخواستیں معہ اسناد بذریعہ اڈیٹر صاحب اخبار بدر بہت جلد آنی چاہئیں۔ تنخواہ کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ احمدی کو ترجیح دی جاوے گی۔ پنشنر یا ریٹائرڈ بھی لئے جاسکیں گے ✦

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"مصارف زکوٰة"

(فرمودہ امیر المومنین)

الفقراء - محتاج جس کے پاس ضرورت صحیحہ کے لئے کچھ نہ ہو - مثلاً کسی نے ریل کا ٹکٹ لینا ہے - مگر اتفاق سے اس کے پاس چند پیسے کم ہیں اور وہ اس کے بغیر جہان جانا ہے جا نہیں سکتا -

المساکین - جو کما تو ہو سکتا ہے مگر اس کے پاس سامان نہیں مثلاً کوئی جلد ساز ہے اور وہ سب اسباب نہیں رکھتا جس سے اپنی دوکان کھول سکے -

والعاملین علیھا - صدقات کے انتظام و وصولی کے لئے جو محکمہ ہو اس کے ملازمون کی تنخواہ -

والمؤلفة قلوبهم - اس مد کو بعض علماء نے غلطی سے اڑا دیا ہے حالانکہ یہ بہت ضروری ہے مثلاً کوئی آریہ یا عیسائی تحقیق دین کے لئے آتا ہے اب اس کے لئے مکان، خوراک وغیرہ کی ضرورت ہے - یا کوئی نو مسلم ہے ابھی وجہ معاش کے لئے کچھ مشکلات ہیں اسی مد سے خرچ کیا جاویگا -

وفی الرقاب - غلامون کو آزاد کرنے کے لئے کوئی مذہب سوائے اسلام کے نہیں جس نے غلامون کی آزادی کے لئے باضابطہ طور پر ایک حصہ رکھا ہو - مین نے اب بھی روپیہ اس مد کے لئے بھیجا ہے اور اس آیتہ پر عمل کیا ہے -

والغارمین - اس کا ترجمہ قرضدار غلط ہے ان لوگون سے مراد ہے جن پر کوئی تاوان پڑ گیا ہو مثلاً کسی نیک شریف کی ضمانت دی تھی وہ بھرنی پڑ گئی یا کسی پر جرمانہ عدالت مین ہو گیا اور وہ اس کی ادا کے بغیر قید ہو جاویگا -

وفی سبیل اللہ - اور دینی کامون مین جو امام کی مصلحت کے مطابق ہون - میرے ذوق مین تو قرآن نہایت صحیح و خوشخط اعلےٰ عمدہ کاغذ پر چھپوائے جائیں - قرآن شریف کا ایک مدرسہ ہو جس مین نابینا بالخصوص حافظ قرآن مجید یاد کرین - حدیث کی کتابیں صحیح صحیح چھپوائی جاوین - ان کی اشاعت ہو اس کی تعلیم پر خرچ ہو - ائمہ مساجد نیک بہم پہونچائے جاوین - موذن بہت صالح ہون اور باعمل واعظ ہون اور متکلم ہون -

ابن السبیل - جہاد مین جو خرچ ہو - وہ اس مد سے ہو حاجی بنا کر روانہ کرین (بعض علماء کے نزدیک) راہ کی عمارتین بھی اس مین شامل ہین - اگر کسی کو توفیق ہو تو ریلوے سٹیشن پر مسجد بنوائے تاکہ مسافرون کو نماز پڑھنے مین دقت نہ ہو -

ایک اور بحث اس کے متعلق ہے کہ ان آٹھون مین سے کسی ایک کو زکوٰة دیدی جاوے تو بھی جائز ہے یا نہین یا ہر ایک کو ضرور دی جاوے اور پھر ہر ایک مد کے کم از کم تین آدمی ہون کیونکہ جمع کا صیغہ ہے یا خواہ ایک ہی ہو پھر سب کو ایک وقت مین دیجاوے یہ بات اختلافی مسائل مین سے ہے اور ہم اس بحث مین پڑنے کی ضرورت نہین دیکھتے -

مسلمانون نے تو زکوٰة کو ادا کرنا چھوڑ رکھا ہے اور بحث مصارف کے متعلق چھیڑ رکھی ہے -

حضرت ابن عباس سے کسی نے پوچھا کہ اگر مکھی بلاوجہ ماری جاوے تو اس کا کیا کفارہ ہے آپ نے سوچ سوچ کر کہا تم کوفہ کے رہنے والے ہو اس نے کہا ہان - کسی نے عرض کیا - یہ سوال جناب نے کیون فرمایا اور کس طرح سے معلوم کر لیا - فرمایا - ایسے سوال انہی لوگون سے امید ہو سکتی ہے - جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تب مجھ سے یہ مسئلہ نہ پوچھا اور اب مکھی کے بارے مین دریافت کرتے ہین - اللہ رحم کرے -

(ماخوذ از درس امیر المومنین نوشتہ فخر الدین)

حضرت موسیٰ ؑ کے نو نشان (۱) لاٹھی (۲) مینڈک (۳) طاعون (۴) طوفان (۵) سانپ (۶) نقصان میوہ (۷) جون (۸) سفید ہاتھ (۹) خون -

حضرت موسیٰ ؑ کے دس احکام (۱) سبت کی مخالفت نہ کر (۲) والدین کی عزت کر (۳) خون نہ کر (۵) زنا مت کر (۶) چوری نہ کر (۷) ہمسائے پر جھوٹی گواہی مت دے (۸) ہمسائے کا گھر مت چاہو (۹) ہمسائے کی عورت مت چاہو (۱۰) ہمسائے کی زمین اور مال و دولت اور بیل اور گدھے کا لالچ مت چاہ - یا نہ کر

مجنون کی پہچان ذاتی افعال مین خوش نہیں ہوتا - اس واسطے کبھی روتا ہے اور کبھی ہنستا ہے بے اختیار ہے - ذاتی نفع حاصل کرنے یا ضرر کے دفعیہ کی کوئی تدبیر نہین کر سکتا - اپنی خانگی معاشرت کے مہیا اسباب مین بہت سست ہوتا ہے اپنی برادری کے تعلقات اپنی قوم اپنے بادشاہ اپنے خدا کے ساتھ تعلقات اچھے نہین ہوتے اس کی پیشگوئیان خائب و خاسر رہتی ہین صرف بکواس ہوتی ہین -

حسنة الدنیا اخلاق فاضلہ - معاشرت - اخوت - تمدن - سیاست - علمی ترقی - خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف ہو - حسن دین - تندرستی - نیک اولاد علم نافع - عمل صالح - مکان اچھا - رزق طیب - نیک بیوی پڑوس اچھا - سواری اچھی - دوست اچھا -

حسنة الآخرة ظل العرش - لقاء حضرت رحمان - مکالمہ حضرت سبحانہ تعالیٰ روضة من ریاض الجنة ثبات صراط - جنت الفردوس - عام طور پر لقاء حضرت لایسمعون حسیسھا وھم عنھا مبعدون -

عبادت کے نشان ہاتھ باندھنا - رکوع - سجود - روزہ - زکوٰة - طواف - طواف کے لئے خاص لباس - اپنی حاجتین مانگنا - حج -

منافق کے دس نشان (۱) جب نماز مین کھڑا ہوتا ہے تو سست کھڑا ہوتا ہے - واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ (۲) بھلے کام کرنے والے کو طعنے دیتا ہے - الذین یلمزون المطوعین (۳) اللہ کی راہ مین دینے سے انکا دل انقباض کرتا ہے یقبضون ایدیھم (۴) مسلمانون کے رنج مین انکو رنج نہین ہوتا - وان یصبکم سیئة الخ (۵) امام کے حضور مین حاضر ہونے مین بڑا ایچ پیچ کرتا ہے اور کسی نیک کام مین جب شریک نہین ہوتا تو عذر تراشتا ہے (۶) جب بولتا ہے تو جھوٹ - اذا حدث کذب (۷) وعدہ پورا نہین کرتا - واذا وعد اخلف (۸) جب امانتی بنتا ہے - تو خیانت کرتا ہے - واذا ائتمن خان - (۹) جب کسی کے ساتھ لڑتا ہے تو گالی دیتا ہے - و اذا خاصم فجر - (۱۰) جب عہد کرتا ہے - تو توڑتا ہے واذا عاہد غدر -

تسعة رھط بنی عدی - بنی مخزوم - بنی تیم - بنی اسد بنی امیہ - بنی سہم - بنی جمح - بنی نوفل بنی ہاشم - بنی عبد الدار

اطلاع رپورٹ سالانہ ۱۹۰۹ء شائع ہو چکی ہے مختلف انجمنون مین مناسب مناسب تعداد بھیجی جا چکی ہے اگر کسی صاحب کو کچھ اور زائد کاپیان رپورٹ کی ضرورت ہون تو دفتر میگزین سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

چودھوین صدی کے مسیح کی

ایک زندہ کرامت

حال مین "چودھوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت" کے نام سے عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب حنفی نقشبندی مجددی کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جسمین انہون نے نہائت بے انصافی کے ساتھ احمدیہ جماعت کے امام کے الہام متعلقہ طاعون پر تمسخر اڑایا ہے۔

مین نے اس رسالہ کو بہت غور سے پڑھا۔ مگر مجھے ایک جگہ بھی ایسی معلوم نہین ہوئی جس مین اس مقرر نے عدل و انصاف کے ساتھ کام لیا ہو۔ اتہامات و مفتریات کا انبار ہے۔ جو خشیۃ اللہ سے بے پروا ہو کر اس پاک سلسلہ پر لگا دیا گیا ہے۔ جو خدا نے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیون کے مطابق قائم کیا۔

سب سے پہلا جھوٹ تو یہ ہے۔ کہ آپ تحریر فرماتے ہین۔ جب یہ طاعون اس ملک ہندوستان مین پہلے پہل شروع ہوئی۔ تو مرزا قادیانی نے بھی اس سے فائدہ اوٹھانا چاہا اور جھٹ یہ کہنا شروع کر دیا۔ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

اصل بات حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ آپنے طاعون سے بہت پہلے جب طاعون کا اس ملک مین نام و نشان بھی نہ تھا۔ طاعون کے آنے کی خبر دی تھی چنانچہ دیکھو۔

۱۸۸۳ء براہین احمدیہ مین طاعون کی پیشگوئی براہین صفحہ مین خدا کا کلام درج ہے انت مبارک فی الدنیا والآخرۃ۔ امراض الناس و برکاتہ۔ ان ربک فعال لما یرید اور صفحہ مین ہے۔ من دخلہ کان آمنا جس سے ظاہر ہے کہ ان وبائی ایام مین مسیح موعود کا مکان موجب امن ہوگا۔

ایک اشتہار ۱۸۸۸ء مین طاعون کی پیشگوئی پھر ۱۸۸۸ء مین جو اشتہار بیعت دیا۔ اس مین الہام درج ہے۔ کہ اصنع الفلک باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ ایک طوفان کے آنے کی اطلاع دی گئی اور اس کے لئے ایک کشتی کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ جس قسم کی کشتی حضور امام نے بنائی اس سے ظاہر ہے کہ طوفان سے ایک وبائی مصیبت مراد تھی۔ جو اپنی شدت و تباہی مین طوفان نوح سے مشابہ تھی۔

نور الحق حصہ دوم ۱۸۹۴ء مین طاعون کی پیشگوئی ان الکسوف والخسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فہو تہدید شدید من الرحمان واشارۃ الی ان العذاب قد تقرر واکد من اللہ لاھل العدوان۔ یعنی کسوف خسوف مین تہدیدی اشارہ ہے کہ عذاب سرکشون کے لئے مقرر ہو چکا۔

۱۸۹۴ء حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶ مین طاعون کی پیشگوئی فلما طغی الفسق البذیلیہ تمنیت لو کان الوباء المتبر۔ فان ہلاک الناس عند اولی النھی۔ احب وادلی من ضلال مخیر۔ جب مہلک گناہون کا سیل حد سے بڑھ گیا۔ تو مین نے جناب باری تعالیٰ مین درخواست کی کہ تباہی ڈالنے والی وباء بھیج۔

سراج المنیر صفحہ ۵۹ ۱۸۹۷ء مین طاعون کی پیشگوئی ان الذین اتخذوا العجل سینالہم غضب من ربہم وذلۃ فی الحیوٰۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین وہ غضب گوسالہ پرستون پر کیا تہا اس کا ذکر توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ مین ہے کہ وہ طاعونی وبا تھی۔ پس ضرور تہا کہ اس زمانہ کی گوسالہ پرستون کے لئے بھی وہی عذاب آوے۔ جبھی تو فرمایا۔ کذالک نجزی المفترین اور اس مین کیا شک ہے کہ جو لوگ اپنے خدا کو ایسا مانتے ہین کہ وہ اب کلام نہین کرتا وہ گوسالہ پرست ہی ہین۔

اشتہار ۶ر فروری ۱۸۹۸ء مین طاعون کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات مین سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہین اور وہ درخت نہائت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہین۔ مین نے بعض لگانیوالون سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہین تو انہون نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہین۔ جو عنقریب ملک مین پھیلنے والی ہے ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضور علیہ السلام نے پندرہ سولہ سال پہلے اطلاع دی اور اس کا علاج بھی بتایا۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریہ۔ یعنے جب تک دلون کی وبا معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہوگی اور اخیر مین فرمایا ؎

پر تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے

جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا اس اطلاع سے کوئی ذاتی مطلب نہ تھا بلکہ آپ کو مخلوق پر شفقت مقصود تھی اور آپ خلق اللہ کی بھلائی چاہتے تھے اور انہین نیکی۔ تقویٰ کی زندگی کے آرزو مند تھے۔

دوسرا جھوٹ آپ تحریر فرماتے ہین "پھر یہ جال پھیلایا کہ جو میرا مرید ہو جاوے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اسی لئے کشتی نوح دافع البلاء وغیرہ کتابین اور اشتہارات شائع کئے"

یہ کیسا سیاہ جھوٹ ہے کہ حضرت امام کا دعوے تہا کہ جو مُرید ہو جائے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔

مین اس قساوت قلبی پر حیران ہون جس نے یہ افترا و ترا شا۔ اور حق کا ذرا بھی پاس نہین کیا۔

کشتی نوح صفحہ ۲ مین صاف لکھا ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ بے باک معترض نے کشتی نوح کو پڑھا ہے کیونکہ اس نے ایک نامکمل حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ اس مین بھی اس کے اس قول (جو مرید ہو طاعون سے بچایا جائیگا) کی تردید موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ "جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل اطاعت اور پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے۔" دیکھئے پیشگوئی مشروط بہ شرط ہے اور وہ ہے بیعت کرنے والے کا۔ کامل اطاعت۔ پیروی۔ سچے تقوے سے تجھ مین محو ہو جانا۔" اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ سب مُریدون کے محفوظ رہنے کے متعلق وعدہ نہین۔ پھر اسی عبارت کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی ہے۔ جو معترض چھوڑ گیا ہے "تاکہ وہ لوگون کو اس پیشگوئی کے متعلق شبہ مین ڈال سکے۔" ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہین اوس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ مین ہر ایک ایسے

شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤنگا جو اس گھر کی چاردیوار میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خودپسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔ اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئیگی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جاویں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں۔ مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہینگے۔ مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو۔ جو خدا کے علم میں ہو ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے۔ مگر انجام کار۔ لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے۔ اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے۔ جسکی نظیر نہیں۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴ پر سیدنا الامام ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ بڑے زور سے خدا تعالٰی کی طرف سے پیشگوئی ہے۔ کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اس سلسلہ کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں کیس ہو جاوے۔ سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے۔"

اخیر میں خلاصۃً تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی۔ اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئیگی۔"

یہ عبارت اپنے مطالب میں بہت واضح ہے اس میں مفصلہ ذیل دعوے ہیں۔

(۱) خود مورد وحی۔ امام الانام حضرت مرزا علیہ السلام طاعون سے محفوظ رہینگے۔

(۲) جو لوگ گھر کی چاردیواری میں رہتے ہیں وہ بچائے جاوینگے۔

(۳) رُوحانی چاردیواری (حلقۂ بیعت) جو مخلص ہیں کامل اطاعت۔ پیروی۔ سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو۔ مخالفانہ ارادوں سے دستکش۔ اخلاص۔ اطاعت انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل۔ کسی طور سے متکبر سرکش۔ مغرور۔ غافل۔ خودسر۔ خودپسند نہ ہو۔ عملی حالت موافق تعلیم ہو۔ وہ بھی بچینگے۔ پھر کسی وجہ مخفی سے۔ ایمانی قوت کے ضعف۔ نقصان عمل۔ اجل مقدر۔ کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں۔ جن میں سے پہلی اور دوسری صورت میں وعدہ مخالف بھی مانتے ہیں کہ پورا ہوا۔ حضرت اقدس اور دار کے اندر رہنے والے ہی طاعون سے محفوظ رہے اور یہ محفوظ رہنا عظیم الشان نشان تھا کیونکہ آپ نے خدا سے اطلاع پاکر شائع کیا تھا کہ "اِنّی اُحافظ کل من فی الدار" واحافظک خاصۃ۔ ترجمہ اسکا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا۔ اور خاص کر تجھے۔

چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام الٰہی کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا تعالٰی کی تمام کتب مقدسہ پر۔ اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللّٰہ علیٰ من کذب وحی اللّٰہ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنت اللّٰہ علیٰ من افتریٰ علی اللّٰہ۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کر دے (منقول از اشتہار) تو اس پر باوجود نام بنام مخاطب کرنے کے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ یہ مباہلہ کرے۔ دوسری طرف یہ بھی شائع کر دیا۔ کہ جس سے خود معترض نے بھی نقل کیا ہے کہ "ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں۔ خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں۔ اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا۔

اس پر بھی سب کو سانپ سونگھ گیا۔ پس حضرت اقدس کا باوجود دعوے وحی والہام (دعوی) پر از تحدی کہ میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ اور جو قسم کھا کر اس بات کو افترا کہے گا وہ پکڑا جاوے گا۔ محفوظ رہنا۔ اور اسی طرح آپکے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والوں کا محفوظ رہنا اور اس کے بالمقابل کسی ایسے مقام کا ضرور دبانزدہ ہو جانا جسکی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہو کہ یہ طاعون سے محفوظ رہے گا ایک بے نظیر نشان ہے اور یہ خصم بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ چاردیواری کے اندر باوجود اس بات کے کہ کئی دفعہ قادیان میں طاعون پڑا۔ کوئی کیس ہوا۔

باقی رہی دو باتیں۔ ایک یہ کہ (۱) قادیان کی نسبت کیا پیشگوئی ہی (دوم) احمدیوں کی نسبت عام طور سے کیا پیشگوئی ہے۔

قادیان میں طاعون کی نسبت کیا پیشگوئی تھی

سو جاننا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی جو عبارتیں میں نے نقل کی ہیں۔ ان میں صاف لکھا ہے۔ کہ قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی۔ سخت اور بربادی افگن۔ یہ دو لفظ آپ یاد رکھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں۔ کیا قادیان برباد ہو گیا یا دن بدن آباد ہو رہا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے۔ پس کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کیا قادیان تباہ ہو گیا۔ حالانکہ کئی گاؤں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو تباہ اور برباد ہو گئے اور یہ بات بعد میں نہیں بنائی گئی۔ بلکہ اس دافع البلا میں حضور علیہ السلام تسطیر فرماتے ہیں کہ:۔ دیکھو صفحہ ۵ حاشیہ۔ وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں۔ اور کتوں کی طرح مرتے ہیں (اور آپنے اس کی مثال میں ایک دفعہ فرمایا تھا دس میں سے پانچ بلکہ اس سے زیادہ سات کا مرجانا) اور فرماتے ہیں۔ کہ

قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانیوالی ہوتی ہے۔

پس اب ہم معترض سے پوچھتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا سال پیش کرے۔ جس میں قادیان میں طاعون آیا ہو اور اس کے دس میں سے سات یا کم از کم نصف آدمی ہی مر گئے ہوں۔ یا ایسی وبا پڑی کہ قادیان کو ویران کر دیا ہو۔ اور اسے کھا گئی ہو۔ اگر وہ ایسی صورت نہیں پیش کر سکتا۔ تو اسے اعتراض کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ انہ اوی القریۃ۔ جو طاعون کے پہلے اشتہار میں الہام درج تھا۔ اوس کے معنوں سے ظاہر ہے کہ ضرور ہے کہ قادیان میں طاعون پڑے۔ چنانچہ اوی عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور اس کی مثال میں۔ الم یجدک یتیما فآوی اور آویھما الی ربوۃ دو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح بھی ایک مصیبت میں گرفتار ہوئے اور تکلیف اُٹھائی۔ اور ان کو سخت درد اور دُکھ اُٹھانے کے بعد پناہ دی گئی۔ اور اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معاملہ ہوا۔ پس ضروری تھا کہ قادیان بھی طاعون میں مبتلا ہو۔ جو تباہی اور انتشار کے قریب قریب ہو۔ پھر بھی یہ نشان ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا۔ تو یہ مقام اس قابل تھا۔ کہ بالکل نابود کر دیا جاتا پس نابود ہونے سے بچایا جانا ہی ایک نشان ہے۔ اور انی احافظ کل من فی الدار سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں طاعون آنا ہے۔ ورنہ دار* کی حفاظت کی خصوصیت کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اسی ذکر خاص سے لازم آتا ہے کہ قادیان میں تو طاعون آئے پر دار والے محفوظ رہیں کہا جا سکتا ہے اور گھر بھی محفوظ رہے۔ مگر دعویٰ قبل از وقت کر کے کسی گھر کا محفوظ رہنا اور رہانا ہے۔ اور کسی مصلحت الٰہی کی ماتحت کسی کی حفاظت اور بات ہے۔ دنیا میں لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ موتیں آتی ہیں۔ بلکہ زلزلے اور طوفان بھی آتے ہیں۔ مگر یہی واقعات اگر کسی پیشگوئی کے ماتحت ہوں تو وہ نشان بن جاتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ تحریر اس اعتراض کے جواب میں طالب حق کے واسطے کافی ہے کہ قادیان میں طاعون آیا یا کہ منشی محمد افضل صاحب یا ان کی شل کوئی اور صاحب طاعون سے شہید کیوں ہوئے۔ کیونکہ ایسا استثناء پہلے ہی سے پیشگوئی میں موجود ہے۔ اور صرف غیر مخلص ہونا ہی نہیں بلکہ اجل مقدر۔ مخفی وجہ جو خدا کے علم میں ہو۔ نقصان عمل بھی وجوہات ہیں۔ اور یہ تقوے و اخلاص کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہی بہتر جاننے والا ہے۔

پھر معترض نے جو یہ بات پیش کی ہے۔ کہ حضرت علیہ السلام طاعون کے خوف سے باغ میں جا رہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین۔

زلزلہ آیا۔ جس سے مکانوں میں رہنا مناسب نہ تھا اور بیاں اسلام میں ثابت ہے کہ زلزلہ کے وقت مکان سے نکل جانا چاہیئے۔ اس لئے آپ باغ میں جو گاؤں سے ملحق ہے جا رہے طاعون کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ اس سے زیادہ طاعون پڑا۔ مگر آپ اسی دار میں رہے۔ پھر یہ باغ میں رہنا تو ایک پیشگوئی کے ماتحت تھا جو براہین احمدیہ میں یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ کی عبارت سے چھپ چکا تھا۔ بلکہ اور لوگوں کو بھی اس میں پناہ دی اور جب آپ نے کشتی نوح میں لکھ دیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے، یا کوئی دوا بتلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ خارج نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہی جس کی طرف سے وہ نشان ہے (صفحہ ۵) تو سر کہ اور جدوار کی گولیوں پر تمسخر اُڑانا کس قدر ظالمانہ فعل ہے۔ کیا علاج منع ہے کیا حفظ ماتقدم شریعت میں ممنوع ہے۔ کیا حضرت لوط علیہ السلام عذاب کے وقت اس بستی سے نکل نہیں گئے تھے۔ تمہاری فطرت کا معترض وہاں بھی کہہ دیگا۔ کیوں بھاگ گئے۔ جب وہ نیک تھا اور خدا کا وعدہ حفاظت تھا تو ضرور بچایا جاتا اور عجب نہیں کہ وہ نوح کے کشتی بنانے پر بھی اعتراض کرے۔ کہ جب صرف ظالموں نے غرق ہونا تھا۔ تو کشتی کی کیا حاجت تھی۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "زرہ پہن کر میدان جنگ میں جانے پر بھی زبان اعتراض کھول دے۔ کہ ان کی نسبت یعصمک من الناس کی صریح وحی آئی تھی۔ یہ کیسی سنت انبیاء اور سنت اللہ سے بے خبری ہے۔ جو کبھی شفاخانہ پر اعتراض ہے کبھی گولیوں پر۔ کبھی مرہم عیسے پر۔

عام احمدیوں کے بارے میں طاعون کی کیا پیشگوئی تھی۔

اب ایک مسئلہ رہ گیا۔ کہ عام احمدیوں کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ سنیئے حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ "یاد رکھ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔

پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے۔ بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص و تطہیر کا موجب ٹھہریگی۔

اس عبارت سے اور کشتی نوح کے مندرجہ کالم عسک اقتباس سے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تمام بیعت کرنے والوں کی نسبت کوئی وعدہ نہیں۔ بلکہ وعدہ یہ ہے۔ جو کشتی نوح کے صفحہ ۴ سطر ۱۶ و ۱۷ میں ہے۔ کہ میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا۔ کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا۔

پس بارہ سال سے طاعون کا دورہ ہے۔ خوب حساب لگا کر دیکھ لو۔ کہ یہ جماعت احمدیہ دوسری تمام جماعتوں سے نسبتاً و مقابلتہً محفوظ رہی ہے اور طاعون کا نتیجہ ہمارے حق میں خیر و برکت کا رہا ہے۔ یعنی جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ کہ "بجائے اس کے کہ طاعون آپکے اتباع کی تعداد کو گھٹاتی طاعون کے آنے سے ان کی تعداد میں اور بھی نمایاں ترقی ہوگی۔" یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور اس نے حیرت انگیز ترقی کی۔ دو فوجیں آپس میں جنگ کرتی ہیں۔ مرتے دونو طرف سے ہیں۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ اس جنگ کا نتیجہ کس کے حق میں ہوا۔ اور وہی فریق فاتح و مظفر و منصور قرار دیا جاتا ہے۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو اس سلسلہ میں بیعت کرتا وہ بچایا جاتا۔ تو پھر ایمان بالغیب کیا رہتا اور اس طرح تو گندے لوگ بھی اس میں آشامل ہوتے پس ضرور تھا کہ کچھ نہ کچھ ابتلاء ہو۔

اس نشان کے متعلق اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب احمدی بھی طاعون سے مر سکتا ہے۔ تو نشان کیا ہوا۔ سو اس کے جواب میں پہلے تو میں وہی عبارت پیش کرتا ہوں کہ حضرت نے فرمایا "نسبتاً و مقابلتہً میری

* دار سے چار دیواری کا احاطہ مراد ہے جس میں حضرت اقدس کے مکان ہیں۔

جماعت محفوظ رہے گی اور وہ سلامتی جوان میں پائی جائیگی۔ اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی۔ (صفحہ ۴ کشتی نوح)

پھر سنو! کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر خدا نے فرمایا۔ کہ سیصیب الذین اجرموا صغار من عند اللہ و عذاب شدید۔ اور ادھر سے متی ہذا الوعد کا سوال ہونے لگا تو خدا نے فرمایا۔ کہ یستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمّی لجاءہم العذاب ولیاتینہم بغتۃ وہم لایشعرون (یہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں اگر مدت مقررہ نہ ہوتی۔ تو ضرور عذاب آتا) پھر عذاب کی نوعیت کے متعلق ارشاد کیا۔ کہ ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس بعض۔ وہ عذاب جنگ ہے اور اس کے لئے۔ قل لکم میعاد یوم لاتستاخرون عنہ ساعۃ ولاتستقدمون سے ایک سال مدت بھی بتا دی۔ پھر بدر کی جنگ ہوئی۔ یہ عذاب حسب پیشگوئی تھا اور تھا بھی کفار کے لئے۔ مگر کس کو اس بات سے انکار ہے کہ کئی صحابی بھی اس میں شہید ہوئے بلکہ جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریبی و عزیز بھی مارے گئے۔ لیکن پھر بھی یہ ایک عذاب تھا جو کفار کے لئے تھا کیوں؟ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک قوم غالب ہوگئی اور دوسری مغلوب۔ مسلمان اس جزیرہ عرب میں بڑھ گئے اور مشرکین کا قلع قمع ہوگیا۔ دیکھو ایک ہی تلوار تھی جو کفار کے سر پر پڑکر انہیں قتل کرتی اور صحابہ پر پڑکر انہیں شہید بناتی پس طاعون بھی خدا کی ایک تلوار ہے۔ اگر کوئی احمدی اس کا وار کھاتا ہے۔ تو یہ اسکی تمحیص و تطہیر کے لئے ہے یا بوجہ اجل مقدر یا اور کوئی مخفی وجہ۔ دیکھنا تو ہم نے جیسا کہ پیش گوئی میں لکھا ہے۔ "نسبتاً و مقابلۃً" ہے۔ اور باعتبار کثرت کے کیونکہ کسی نسخہ پُراثر کا معیار بھی یہی ہے کہ وہ اکثر موقعوں پر مفید ثابت ہو یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک مریض اس سے اچھا ہو۔

اس نسبتی امتیاز کی مثال قادیان میں بھی موجود ہے ایک طرف ہمارا سلسلہ تھا دوسری طرف بالمقابل آریہ جنھوں نے ایک مردانہ اور ایک زنانہ سکول کھولا۔ ایک اخبار بھی جاری کیا اور ہمارے جلسوں کے مقابل پر جلسے بھی کرنے لگے ہیں ..... کو طاعون نے لقمہ بنایا نہ وہ اخبار رہا نہ وہ مدرسے رہے نہ وہ جلسے رہے نہ وہ آریہ رہے۔ اور ایک عقلمند کی غور کے لئے یہ واقعہ کافی ہے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کی مخفی در مخفی حکمتوں کو کون جان سکتا ہے اور کون اس ذات سے زیادہ کسی کے دل کے حالات سے واقف ہے۔ احمدی قوم کا معاملہ جانے دو۔ تم اپنا ہی قول لو کہ "طاعون کی وجہ عام بدکاری اور بے ایمانی ہے "حقیقت حال یہ ہے کہ وبائیں قحط اور زلزلے خداوند تعالےٰ کے ساتھ شرک کرنے اور عدول حکمی اور گناہ اور گناہ کی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر قرآن شریف میں ہے کہ وماکنا مہلکی القری الا واہلہا ظالمون۔ اور فرمایا۔ اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔"

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اپنے ہی ضلع میں دیکھیں جو لوگ طاعون میں مبتلا ہوکر مرچکے ہیں وہ آپ کی نظر میں باقیماندہ لوگوں سے زیادہ مشرک زیادہ بدکار زیادہ ظالم تھے؟ اور کیا آپ ان کے متعلق کوئی معیار پیش کرسکتے ہیں آپ ہی کے نقشبندی بھائیوں سے کئی طاعون سے مرے ہوں گے اور ان کے بالمقابل کئی مشرک ہندو محفوظ رہے ہوں گے اور پھر پیسہ اخبار کا اعتراض بھی آپکے غور کے قابل ہے کہ بلاد یورپ میں زیادہ شرک۔ فسق و فجور ہے یا ہند میں۔ یہ وبا وہاں نہیں پڑی یہاں ..... پڑی باہر کوٹھیوں میں رہنے والے۔ شراب پینے والے۔ خدا کو نہ ماننے والے تو محفوظ ہیں اور نمازی مسلمان طاعون سے مرے ہیں ان باتوں کا آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ جو آپ خدا کے حضور شوخی و گستاخی سے نہ ڈرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "طاعون کے فرشتے کچھ ایسے باولے ہوگئے ہیں۔ کہ وہ رستہ بھول کر مرزائیوں کے گھروں میں گھستے پھرتے ہیں"۔ پس ان سوالات پر غور کرتے ہوئے ہی آپ سوچ لیں کہ بعض احمدی بھی کسی گاؤں میں طاعون پڑنے سے کیوں مرجاتے ہیں۔ پھر یہ سوچیے۔ کہ جب طوفان باد و باران آتا ہے تو چڑیا اور اس قسم کے غریب جانور بھی ساتھ ہی مارے جاتے ہیں۔ جیون تت کا ایڈیٹر تو ایسے اُمور کو ظلم قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا نہیں۔ کہ خدا کی عمیق در عمیق کیا مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ واقف نہیں آیۃ واتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ کو اسے کیا معلوم کہ جب قوم کا اکثر حصہ فاسق و فاجر ہوجاوے تو نیک بھی بوجہ اس کے کہ ان کے ساتھ رہتے سہتے ہیں کچھ میل جول رکھتے ہیں۔ اس عذاب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کی قوم نے لڑنے سے انکار کیا۔ نہ صرف چالیس ۴۰ سال خود محروم رہی بلکہ حضرت موسےٰ بھی (چونکہ انہی کے ساتھ رہ پڑے) اسی جنگل میں فوت ہوئے یہ خدا کے عجائبات قدرت ہیں۔ اور ایک دو انچ کی کھوپری اس لامحدود ذات کے بھیدوں کو کیا پاسکتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ لوگ کہتے۔ روس۔ فارموسا۔ سانفرانسسکو میں کیوں عذاب نہیں آتا۔ حالانکہ وہاں فسق و فجور انبیاء علیہم السلام کا انکار زیادہ ہے لیکن جب وہاں عذاب آئے۔ تو وہی لوگ پکار اُٹھے وہاں کیوں عذاب آیا خدا جانے ان لوگوں کا کیا دین و ایمان ہے۔ کہ کسی ایک بات پر قائم نہیں رہ سکتے ایک سوراخ سے سر نکالکر پھر دوسری سے جا نکلتے ہیں۔ خود ہی قرآن شریف کی آیت لکھی ہے کہ۔

اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ اور پھر خود ہی جاپان۔ سانفرانسسکو اور فارموسا کے زلزلوں پر معترض ہے گویا قرآن پر اعتراض کرتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آجکل نئی اور پرانی دنیا کے ملک بوجہ تار۔ ریل۔ جہاز وغیرہ کے ایک علاقہ کا حکم رکھتے ہیں۔ حضرت صالح۔ ہود وغیرہ کی مخصوص بستیاں تھیں۔ مگر اس خدا کے مرسل کی رسالت تمام جہان کے لوگوں پر ہے اور سب پیغام پہونچا یا گیا۔ چونکہ خدا تعالےٰ کو منظور تھا۔ کہ دنیا کی تمام قوموں اور تمام ملکوں کو متنبہ کردے اس لئے اس نے مختلف آفات و عذاب بھیجے تاکہ سب خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ان کو فکر پیدا ہو کہ یہ کیا بات ہے اور وہ تضرع پیدا کریں۔ مجھے بڑا تعجب ہے۔ کہ ما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اہلہا بالباساء والضراء لعلہم یضرعون۔ سے معترض یہ سمجھتا ہے۔ کہ عذاب انہی لوگوں کو ہوتا ہے۔ جن کے اندر وہ نبی موجود ہوتا ہے۔ خدا جانے اندر موجود ہونے سے کیا مراد ہے۔ مسیح موعود نذیر ہو کر دنیا میں آیا۔ فارموسا۔ جاپان۔ سانفرانسسکو بھی اسی دنیا میں موجود ہے۔ پھر اعتراض کیا ہوا۔ یہ مقامات بوجہ نافرمانی عذاب کے مستحق ہوچکے تھے۔ جب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کی بات پوری ہوگئی۔ تو ان پر عذاب آگیا اور یہ کہاں سے ثابت ہے کہ صرف وہی گاؤں پکڑا جائیگا جس میں نبی ہو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے کہ ماکنا مہلکی القری حتی نبعث فی امہا رسولا یتلوا علیہم ایاتنا وماکنا مہلکی القری الا و اہلہا ظالمون۔ نبی تو ایک بستی میں آتا ہے۔ جو مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ پھر دوسری بستیاں بھی جو خدا کے علم میں عذاب کے

قابل ہون - عذاب دی جاتی ہین کہ فلان فلان مخالف کیون بچ رہا - یہ افبجذا ابنا یستعجلون کا مصداق بنتا ہے۔

اکابر مجرمین اس لیئے کہ ان کی موت حسرت کی موت ہو اپنی قوم کا بد انجام دیکھ کر اپنی تمام کوششون اور کاروائیون کو بے کار جاتے دیکھ کر مرتے ہین تا ان کی موت حسرت کی موت ہو۔ اور وہ ناکام مرین۔ کیا آپ کو معلوم نہین کہ کئی عذاب آئے۔ ٹڈی - مینڈک - طاعون - طوفان - سانپ نقصان میوہ - جون - خون) اور فرعون اخیر مین مرا - مسیلمہ کذاب اور ایسے کئی اشرالناس زندہ موجود تھے - جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے - پس یہ اعتراض بہت ہی کمزور ہے۔

یون بھی جب کوئی عذاب آتا ہے مثلاً طوفان آئے - تو سب سے پہلے چڑیان ہی مرتی ہین اور سیلاب مین بڑے بڑے لوگون کی تو پیچھے ہی باری ہے - غریبون کی جھونپڑیان پہلے برباد ہوتی ہین - پھر اسی قرآن شریف مین جس پر تمہارا ایمان ہونا چاہیئے اس قسم کے سوالون کے جواب مین ارشاد ہوتا ہے (۱) من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مداً (۲) یمدھم فی طغیانھم یعمھون - (۳) انما نملی لھم لیزدادوا اثما - (۴) بل متعنا ھٰؤلاء وآباءھم حتیٰ طال علیھم العمر - جو بہت بڑا مجرم ہو - اس کا مقدمہ بہت مدت تک زیر تجویز رہتا ہے - اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ بعض مخالفین انبیاء کو کیون مہلت ملتی ہے - پھر کیا نبی کے تمام مخالفون کا مرجانا ضروری ہے - یہود و نصاریٰ کے تا قیامت رہنے کا تو قرآن شریف مین ذکر ہے۔

پھر معترض نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ طاعون مرزا صاحب کے لیئے نہین - گویا اس پردے مین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریمؐ کے کلام کی تکذیب کرنی چاہی ہے کیونکہ طاعون تو مسیح موعود کا نشان ہے اور اس کی پیش گوئی قرآن و حدیث مین ہے - چنانچہ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذابا شدیداً - کان ذٰلک فی الکتاب مسطوراً - مین ایک عالمگیر عذاب کی خبر ہے - ایسا عذاب کہ اس سے بعض بستیان نابود ہو جائین گی - اور اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون (جب لوگون پر حجت پوری ہوگئی - تو ہم زمین سے ایک کیڑا نکالینگے - جو ان لوگون کو زخم کریگا - باین وجہ کہ لوگ ہمارے نشانون پر یقین نہ لاتے تھے) مین اس عذاب کی نوعیت بھی بتادی کہ وہ طاعون ہوگی اور اس وقت کوئی نشان دکھانے والا بھی ہوگا جس کے نشانون کی تکذیب کی جائے گی - جمہور مفسرین اس بات پر اتفاق رکھتے مین - کہ دابۃ الارض مسیح موعود کے زمانے کا نشان ہے - پس جب دابۃ الارض (طاعون) ظاہر ہو گیا - تو ضرور ہے کہ مسیح موعود بھی موجود ہو - پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال - جسمین دجال و طاعون کا یک جا ذکر صاف ظاہر کرتا ہے کہ طاعون اس دجال کے زمانے مین آئیگا جس کا فتنہ دربارۂ مذہب مسیح کی دعا سے دور ہوگا - پھر لکھا ہے - کہ فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم - یعنے جب اللہ کا نبی مسیح اور اس کے مرید جناب الٰہی مین توجہ کرینگے - تو کیڑا ان کی گردنون مین پیدا ہو گا۔

پس طاعون کے عذاب الٰہی اور اوس کے مسیح موعود کے نشان ہونے کا انکار - خدا اور رسول کا انکار ہے اب اس بے باک نقشبندی کو اپنے اس قول سے شرم آنی چاہیئے کہ "وبائے طاعون اس (مرزا) نبانی مہدی اور طاعونی مسیح کی برکت ہے - قرآنی وحی کے برخلاف ہے"۔

کیونکہ یہ طاعون تو اس تمہارے مزعومہ مسیح کے زمانے مین آنی ضروری ہے - پس اسے بھی گر یا تم لوگ طاعونی مسیح کہتے ہو اور ایک صادق کو ایسا کہنا کفر ہے کیونکہ یہ شان نبوت مین ہتک ہے - انا تطیرنا بکم کہنے والے پہلے بھی ہو چکے مگر ان کو یہی جواب دیا گیا - کہ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔

توبہ کرو - کیونکہ یہ خدا کی بادشاہت کے دن مین - جو ذرہ بھر بھی اپنے دماغ مین نخوت رکھتا ہے وہ ذلیل کیا جائیگا - اور جو گستاخی اور شوخی سے کام لیتا ہے ضرور ہے کہ وہ خدا کے حضور جواب دہ ہو - اسی واسطے تو میرے آقا نے لکھا - "اصل بات یہ ہے کہ محض انکار اس بات کا موجب نہیں کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا مین کوئی تباہی بھیجی جاوے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسولون کی انکار کرین اور دست درازی اور بدزبانی نہ کرین - تو ان کی سزا قیامت مین مقرر ہے اور جس قدر دنیا مین رسولون کی حمائت مین مری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہین بلکہ شرارتون کی سزا ہے اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خیانتون سے باز آجاوینگے - اور شریفانہ برتاؤ ان مین پیدا ہو جاوے گا - تب یہ تنبیہ اٹھالی جائیگی (دافع البلاء صفحہ ۹) پس یہ کہنا کہ "یہ ایک دہوکا ہے - جو کمزور دل انسانون کو پھانسنے کے لیئے دیا جاتا ہے" بہت بڑا ابول ہے جو خدا کے حضور پسند نہین اور اپنے لئے کوئی اچھا نتیجہ نہین رکھتا - کیونکہ تمام انبیاء عذاب سے ڈراتے آئے - چنانچہ حضرت نوح نے کہا - ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمّیٰ - معترض کے نزدیک یہ بھی کمزور دلون کے پھانسنے کے واسطے دہوکا ہوگا۔

آج تک جسقدر علاج تجویز کئے گئے ہین وہ سب یکے بعد دیگرے بے سود ثابت ہوئے اور انھین چھوڑا گیا ہے پس وہ وقت قریب ہے - کہ تمام انسانی حیلے حوالون سے تھک کر قومین یا مسیح الخلق عدوانا کہتی ہوئی آئین اور خدا کے برگزیدہ مسیح کا جلال دنیا پر ظاہر ہو - اللہ تعالیٰ اس تحریر کو سعید روحون کے لئے نفع بخش کرے۔

(اکمل)

غزل

(صوفی تصور حسین صاحب آڈیٹر مریلی نجم قادیانی)

نشورِ نورِ احمدؐ سے ہے جان روشن جہان روشن
زمین و آسمان روشن مکین روشن مکان روشن

طفیل اُس کے ہے ہر سُو روشنی دارین مین پھیلی
اِدہر روشن اُدہر روشن یہان روشن وہان روشن

ہُوا جب جلوہ فرما تختِ دلپر نام احمدؐ کا
دل و جان ہوگیا روشن دہن روشن زبان روشن

منور فیض سے اُس کے ہُوا ہے ظاہر و باطن
عذارِ گلرخان روشن درونِ مومنان روشن

وہی ہم گمرہون کے واسطے شمع ہدائت ہے
اُسی سے خاصگان کے دل مین ہو باغِ جنان روشن

یہ تازہ نور افشانی ہی اُس کی دیکھ لی سب نے
نہان تاریکیِ اسلام کی اُس سے عیان روشن

مٹا کر ظلمت کفر و ضلالت نور پھیلایا
کہ روحِ عارفان روشن ہے راہِ سالکان روشن

الٰہی نور سے اپنے منور کر مرا .. سینہ
وجودِ نورِ دین سے جس طرح ہے قادیان روشن

الٰہی روز افزون نورِ نور الدین رہے ہردم

رہے تاحشر عالم مین ترا نوری نشاں روشن
بیاں کس طرح سے ہو اُس کے اوصافِ حمیدہ کا

کہاں سے لاؤں مضمونِ سزاوار .. زباں روشن
دُعا ہے ہر گھڑی حق سے تمنا اس کی بر آئے

وہ نورِ دین سے دیکھے ہر اک پیر و جواں روشن
دُعائیں مستجاب اُس کی ہمارے حق مین کر یارب تو

طفیل اُس کے ہمیں مل جائے راہِ دوستاں روشن
آلٰہی دُور کر دے ہم سے یکدم سستی و غفلت

کہ محرابِ عبادت میں رہیں ہم شمع ساں روشن تو
اویس دلِ حزیں پر کھولدے رحمت کے دروازے

آلٰہی مثلِ جانِ عارفاں کر اس کی جاں روشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُسلمانوں کے تنزل کا باعث

مسلمانون کو روز افزون تنزل مین دیکھ کر اکثر فرقہ ہائے اسلام کے مُدبّرون لیڈرون اور سربرآوردہ لوگون نے اپنی اپنی قوم کو اس امر سے دُکھ محسوس کر کے متنبہ کیا۔ اور ان مین بتایا۔ کہ اس تنزل کے اسباب کیا ہین اور کس طرح تنزلِ دُور ہو کر ترقی ہو سکتی ہے اس غرض کے لئے بعضون نے بڑے بڑے آرٹیکل و رسالے لکھ مارے اور بڑے زور شور سے لوگون کے کانون تک وہ آواز پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

مگر مین افسوس سے لکھتا ہون کہ مسلمانون کے تنزل کا جو اصل باعث ہے اور یقیناً وہی اصل باعث ہے اس کیطرف کسی نے اشارہ تک نہین کیا اور نہ ہی قوم کو اس طرف توجہ دلائی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ وہ سبب کسی معمولی انسان کا بتایا ہوا نہین ہے اور نہ ہی کسی معمولی تصنیف مین اس کا ذکر ہے۔ مین اس وقت کوئی لمبا مضمون لکھنے نہین بیٹھا بلکہ بہت مختصر طور پر وہ اصل باعث مُسلمانون کے تنزل کا پیش کر دیتا ہون۔ خدا کرے کہ کسی مسلمان کی سمجھ مین آجاوے اور وہ اس پر عملدرآمد کرے۔ سو مین عرض کرتا ہون۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود اپنے رسول پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک پر وحی فرمائی۔ جو قرآن شریف مین سپارہ انیس ۱۹ کے رکوع اوّل مین موجود ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی قوم کو ہلاکت تباہی اور تنزل مین دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔

یاربّ انّ قومی اتخذوا ہٰذا القرآن مہجوراً

اے میرے رب میری قوم نے قرآن جیسی پاک کتاب کو چھوڑ دیا اور اس پر عملدرآمد نہ کیا اس لیئے اس حد تک تنزل کو پہونچے ہین اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی اُمّت کو بُرے حال مین دیکھ کر کیسا دُکھ اور قلق پیدا ہوتا ہے اور درد سے بھرے ہوئے الفاظ مین عرض کی۔ پس ہر ایک مسلمان جانتا ہے۔ کہ خدا کی ہستی سے بڑھ کر کوئی ہستی نہین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل نہین۔ اور قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی معتبر کتاب نہین۔ اس لیئے مین اُمید کرتا ہون کہ اس کے ماننے مین کسی مسلمان کو شک و شبہ نہین ہو سکتا۔ تاریخ بھی اس آیت کریمہ کی تصدیق کرتی ہے عظیم الشان اسلامی سلطنتون مین کب سے زوال شروع ہوا۔ جب سے مسلمانون نے قرآن شریف کو چھوڑا اور جمعہ کو ترک کیا اور مسجدون مین جا کر امام بننا اور باجماعت نماز پڑھنے کو ذلت سمجھی۔ حالانکہ اس سے پہلے بادشاہ خود امام ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اکثر امراء نے نماز ہی ترک کر دی۔ حکومت اور تسلط کب سے مسلمانون کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہُوا۔ جب سے اُنھون نے آپس مین السلام علیکم کہنا چھوڑ دیا۔ اور بڑے نے چھوٹے کو اور امیر نے غریب کو سلام کہنا اپنی ذلت اور تنزل سمجھا حالانکہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ سلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبرکۃ طیبۃ۔

چونکہ خداوند کریم کی سُنّت ہے کہ جو چیز کوئی شخص خدا کی رضا کے لئے چھوڑے تو خدا تعالےٰ اس رنگ کی اعلیٰ سے اعلےٰ چیز انعام کے طور پر دیتا ہے اور جس رنگ کی کوئی نافرمانی کرے اسی رنگ کا عذاب دیتا ہے اس لئے جس صورت مین کہ انھون نے اپنے پاک مذہب کو اختیار کرنا اپنی ذلت سمجھی اور اُسے چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو تنزل دکھایا۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ صحابہ کرامؓ نے جو کچھ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑا سب کچھ بڑھ چڑھ کر پایا۔ عزیز چھوڑے۔ تو مسلمانون کی بڑی وفادار اور ہمدرد قوم پائی۔ وطن چھوڑا تو ملکون کے فاتح ہوئے اگر بیبیان لینے کی پرواہ نہ کی اور وہ خدا کے ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے اونکے نکاحون مین شاہزادیان کر دیں حضرت ابوبکرؓ نے زیادہ سے زیادہ ایک کنال کا مکان چھوڑا ہو گا۔ مگر کیا ملا ؟ بادشاہی۔ حضرت عمرؓ کی خلافت اور سلطنت کا اندازہ ان کے اپنے ایک قول سے لگ سکتا ہے۔ ان کو خود خدا تعالےٰ کی نُصرت پر حیرت تھی ایک روز وہ اپنی جانثار جماعت کے ساتھ جنگل مین جا رہے تھے کہ چلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کھڑے ہونے اور پھر تدبر کرنے کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک روز مین یہان اُونٹ چرا رہا تھا۔ اور کسی بات پر میرے باپ نے مجھے اس درخت کے نیچے سخت کلامی کی تھی۔ اور آج مین دیکھتا ہون۔ کہ جہان تک میری نظر کام کرتی ہے میرے ساتھ مسلمانون کی جماعت ہے اور خدا تعالےٰ نے مجھے اس کا سردار بنایا ہے۔ اللہ اکبر سوچنے کا مقام ہے کہ صحابہ کرام کو خدا تعالےٰ نے وہ کچھ دیا۔ جو اونھون نے اور ان کے باپ دادون نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طفیل تھا اور خدا تعالےٰ کا فضل۔ اور دوسری مثال اس طرح پر ہے۔ کہ قوم لوط نے جس قسم کی نافرمانی کی اسی رنگ کا عذاب دیکھا۔ وہ بدبخت قوم عورتون کو چھوڑ کر لڑکون سے زنا کرتی تھی یعنی الٹی راہ اختیار کرتی تھی۔ حالانکہ آدمی کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ بنایا ہے۔ وہ زیر کرتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کی بستی کے اُوپر کے حصہ کو نیچے اور نچلے حصہ کو اوپر کر دیا۔ جیسے کہ اللہ کریم نے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا اور آج تک وہ نشان قائم ہے۔ یعنے اس بستی کی جگہ ایک جھیل ہے۔ جس کا نام جھیل مردار ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ مسلمانون کی ذلت اور ادبار کا باعث قرآن شریف کو چھوڑنا ہے اور وہ عروج بھی عود کر سکتا ہے۔ کہ مسلمان پہلے کی طرح قرآن کریم کو لازم پکڑین۔ پس جو چاہتا ہے کہ اسلام کا عروج دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ اس نسخہ کو مان لے اور اس پر عملدرآمد کرے۔ اور دوسرون کو عملدرآمد کرنے کی تاکید کرے اور یہ پیغام لوگون تک پہونچاوے یہ نسخہ میرا بتایا ہُوا نہین ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار محمد نصیب۔ قادیان

منکرین مسیح محمدی سے ایک سوال

اللّٰھُمَّ بارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰلِ ابراھیم۔ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

مندرجہ بالا دُعا قریباً ہر ایک مسلمان دن میں متعدد دفعہ پڑھتا ہے۔ دُعا کا مطلب تو عام فہم ہے۔ یعنی اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ برکتیں نازل فرما۔ جو تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی تھیں۔

قرآن کریم کی کئی آیات بینات سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم کی طرف سے اس کے برگزیدہ بندوں پر سب سے پہلی اور اعلےٰ برکت جو نازل ہوتی ہے وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہی ہوتی ہے۔ کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ الخ یعنی ماموران خداوند کریم کو عام خلق اللہ سے ممیز کرنے والا پہلا انعام مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔

اب منکرین مسیح محمدی جواب دیں کہ آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق اگر مسیح ناصری بن مریم ہی دوبارہ زندہ ہوکر اُمّت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایت کے لئے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو آپ لوگ مندرجہ بالا دُعا کیوں پڑھتے ہیں؟ جبکہ آپ کی دلی خواہش اور عملی حالت اس بات کی مقتضی نہیں ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کوئی شخص اس صدی میں آل ابراہیم کی طرح برکات خداوندی کو حاصل کرکے اس زمانہ کے گمراہوں کی ہدایت کرے۔ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ کیا مندرجہ ذیل ارشاد خداوندی کا کچھ خیال نہیں۔ کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ پارہ ۲۸ زبان سے تو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعائیں مانگنا اور عملاً ایسے شخص کے دعاوی کو قبول نہ کرنا۔ جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہی ہو اور برکات الٰہیہ کا حاصل کرنے والا بھی ہو۔

ایسا عقیدہ رکھنا کہ اس زمانہ میں کوئی شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے آل ابراہیم کی طرح برکات الٰہیہ حاصل نہیں کرسکتا۔ کیا خداوند کریم کی بیزاری کا موجب نہیں ہو اور نیز خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی سخت بے ادبی نہیں ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خاکسار غلام نبی احمدی۔ میدنا پور۔ بنگال

وتلک الایام نداولھا بین الناس

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ سلطان عبد الحمید خان ثانی غازی سلطان محمد فاتح کے تخت پر پورے جلال و جبروت سے حکومت کر رہا تھا۔ کروڑوں بندگان خدا کی گردنیں اس کے سامنے جھکتی تھیں۔ قصر یلدز۔ قصر چراغان قصر دولمہ باغچہ اور قسطنطنیہ کے کئی عالی شان رشک روضۂ رضوان محلات شاہی اس کے قدوم کے منتظر رہتے تھے۔ مگر آج وہ ایڈریانوپل کے ایک افسر کی کوٹھی میں قید ہے۔ اور اس کا بھائی سر آرائے سلطنت ہے۔

یہ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ محمد علی شاہ نہائت قدیم اور نہائت ذہین قوم ایران کا مالک الرقاب تھا اور آج وہ جلا وطن ہوکر روس کا دست نگر ہے۔

ابھی بہت دن نہیں گذرے کہ مغرب الاقصیٰ کا سلطان عبد العزیز تمام قبائل واقوام مراکش کا سلطان تھا۔ مگر آج وہ آوارہ دشت غربت اور جلاوطن حالت گمنامی میں پھر رہا ہے اور اس کا بھائی اس کے تخت پر متمکن ہے۔

ابھی دو تین ماہ نہیں گذرے ہوں گے کہ کوریا کی نہائت قدیم سلطنت کا بادشاہ کوریا کا بادشاہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر جاپان نے کوریا کا الحاق کرلیا ہے اور شاہ کوریا آئندہ محض جاپانی شاہی خاندان کا ایک شہزادہ سمجھا جاویگا۔ اب شاہ پرتگال سے یہ معاملہ پیش آیا رعایا نے معزول کردیا (پیسہ)

آریہ گزٹ۔ لاہور مورخہ ۲۱۔ اسوج ۱۹۶۷ء لکھتا ہے کہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ایک ہندو لڑکا اس لئے عیسائی ہوگیا کہ کلکتہ کے ایک پنڈت کی تصنیف کردہ سنسکرت کی جو کتاب پڑھائی جاتی تھی اس میں ایک اشلوک اس مضمون کا پڑھا کہ اگر مہمان گھر میں آئے تو اسکا ستکار (تواضع) گئو یعنے گئو مانس سے کرنا چاہیئے۔ اس سے وہ ہندو دھرم سے دل برداشتہ ہوکر عیسائی ہوگیا (وطن)

ویرووال سے ایک مہاشہ نے لکھا ہے کہ دس اسوج کو ایک پورانک ہندو کے والد بزرگوار کا شرادھ تھا اس نے بجائے برہمنوں کو بھوجن کھلانے کے پچیس تیس مسلمانوں کو شام کے وقت بعد از روزہ کے ان کے روزے افطار کروائے اور انکو بجائے حلوا پوری کے گوشت اور چاول کھلائے۔ پورانک بھائی نے یہ لیلا کوئی نئی نہیں کی کیونکہ ان کے پورانوں نے مرتک شرادھ میں مانس کا کھلوانا جائز بلکہ ضروری قرار دیا ہے۔ (آریگزٹ)

گنگا میں طوفان۔ گنگا نے گذشتہ ہفتہ میں غضب کا طوفان مچایا۔ سوروں ضلع ایٹہ میں میلہ گنگا اشنان بڑی دھوم دھام سے ہوا کرتا ہے امسال بڑی خلقت جمع تھی۔ آدھی رات کو گنگا میں زبردست طوفان آیا۔ بہت سے آدمی غرق ہوگئے جن کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دو صد سے زیادہ آدمی غرق ہوئے۔ لیکن ابھی ٹھیک تعداد معلوم نہیں ہوسکتی۔

زمین دوز آگ۔ بی۔ این ریلوے کے سٹیشن ہیم گرہ کے شمال مغرب کی جانب گوشہ میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک جنگل ہے۔ جس کے درمیان میں ندی بہتی ہے۔ اس زمین میں ایک فٹ گہرا کھودنے سے جلتی ہوئی آگ نکلتی ہے جس سے کھانا پکایا جاسکتا ہے۔ لیکن گوشت کے ساتھ چھوتے وہ سرد پڑجاتی ہے۔ اس مقام سے مشرق کی جانب ۵ میل کی دوری پر نیچ وٹی سے جہاں ایک خام کنڈ ہے۔ اور جس پر پانچ درخت لگے ہوئے ہیں۔ یہ آگ ہر سال اپنی جگہ چھوڑکر ماہ ماگھ میں نیچ وٹی میں جاتی ہے۔ تعجب یہ ہوتا ہے کہ زمین آگ ہونے سے درختوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا (پیسہ)

مشہور بیکٹر یولوجسٹ کی رائے ہے کہ گنگا اور جمنا کے پانی میں اجرام کے ہلاک کرنے والے اجزائے قلیل ہیں۔ جو ہیضے کے اجرام کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

مذاہب کی کانفرنس۔ مذہبوں کی دوسری مجلس ہندوستان میں بمقام الہ آباد آئندہ جنوری میں ہوگی۔ اُمید ہے کہ مہاراجہ دربھنگہ صدارت کرینگے۔

ہیضہ۔ کابل میں ہیضہ نہائت زور سے پھیلا ہوا ہے اور کہ یہ مرض اطراف کے اضلاع میں بھی پھیل رہا ہے۔

امسال انجمن نعمانیہ لاہور کا سالانہ جلسہ جو ۱۱ سے ۱۳ اکتوبر تک ہوتا رہا۔ چندہ جو سالہائے گذشتہ میں چار پانچ ہزار تک بھی پہونچ چکا ہے امسال صرف تین سو بیس رہا۔ (پیسہ اخبار)

کچھ دنوں سے محکمہ نہر ریاست بہاولپور کی بابت تصرف مال سرکار اور غبن اور رشوت کی تحقیقات ہورہی ہے۔ چند اہلکاران اور افسر انہار معطل کیے گئے ہیں۔

آتشزدگی۔ ساٹر ہام برامین برما آئل کمپنی کے کارخانے میں بربادکن آتشزدگی ہوئی۔ ... دیگیں مٹی کے تیل میں شعلے بھڑکنے لگے۔

اختلاف رسوم ملاقات میں اس غضب آلود خوف کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا جو ایک بہت ہی مشہور و معروف پولیٹیکل افسر کی صورت سے اسوقت ظاہر ہوا تھا جبکہ تقریب میں اس پر گلاب چھڑکنے اس کے زنار کوٹ میں عطر صندل ملنے اور اسکی گردن میں پھولوں کا ایک بھاری ہار ڈالنے کے بعد خاندانی پوجاری نے منتر پڑھکر اپنے انگوٹھے سے اسکی پیشانی پر روی اور چاول کا ایک بھاری ٹیکہ لگایا۔ پولیٹیکل افسر اچھل پڑا اور پوچھا کہ اس زیادتی سے کیا مراد ہے۔ جب پولیٹیکل افسر کو اسکی وجہ سمجھائی گئی۔ تو ان کا غصہ فرو ہوا۔

رسید زر

مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب غلام غوث صاحب ۲۱۶ عصہ
جناب مولا بخش صاحب ۲۵۳ للعہ
جناب فیاض علی صاحب ۲۴۴ ۷ر
جناب محمد وزیر صاحب ۹۴۷ للعہ

۸ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب عتیق اللہ صاحب ۶ر
جناب طفیل احمد صاحب ۱۰۹ للعہ

۹ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب میر حسین شاہ صاحب ۱۴۶ سے
ماسٹر حرات اللہ صاحب ۱۳۴ عہ

۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء
منشی گلاب الدین صاحب ۳۵ للعہ

۱۲ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب شیا ہرن صاحب ۲۲۵ ۶ر
جناب عبد المجید خان صاحب ۱۸۵ للعہ

۱۳ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب گنر الدین صاحب ۲۵۸ للعہ
جناب ابو عبد اللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ

۱۵ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب شیخ نظام دین صاحب ۲۵۰ للعہ
جناب عبد الرحمان صاحب عہ
جناب احمد الدین صاحب ۲۱۶۹ للعہ
جناب خیر الدین صاحب ۴۹۵ عہ

۲۲ ستمبر ۱۹۱۰ء
محمد سعید صاحب عہ
جناب اکبر علی خان صاحب ۶ر
جناب احمد حسین صاحب ۲۲۸ ۶ر
جناب محمد یعقوب صاحب ۲۵ ۶ر
جناب عبد العظیم صاحب ۱۰۳ ۸ر

۲۹ ستمبر ۱۹۱۰ء
جناب محمد بن محمد خلیل صاحب ۶۹ عہ

۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب سراج الدین صاحب ۱۰۶۳ ۱۲ر
جناب گلاب الدین صاحب ۲۲۵ للعہ

۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب مہر اللہ صاحب ۱۹۳ عہ

۱۷ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مولوی رحیم بخش صاحب ۱۸ للعہ

بیعت نامہ

بزبان پنجابی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام۔ صرف تیس چالیس جلد باقی ہیں۔ قیمت ۲ر مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس ؑ سے طلب کرو

موت

ونقصان کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آج خط لکھو اور چوروں سے آہنی صندوق الماری منگا کر اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت کی حفاظت کرو۔ مختصر فہرست نرخنامہ با تصویر خریداروں پر مشہور عالم کارخانہ جیون مل کمپنی گوجرانوالہ سے مفت نذر ہوگی۔

اصول تجارت و فن تجارت سکھانے اور دولت کمانے کے راستے بتانے والی قابل قدر کتاب ۔ ۲ ۱۳ صفحہ قیمت ۸ر

مشہور عالم کارخانہ جیون مل کمپنی گوجرانوالہ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

ہیضے کی ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے اور پیجئیے

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ ہوتی تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اعلیٰ دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد و مروڑ اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے

پتھر کا کوئلہ ہے

جناب من ہمیرے کارخانہ میں ہر قسم کا پتھر کا کوئلہ کھانٹ سے بہت عمدہ ملتا ہے۔ چونکہ میرے یہاں لوڈنگ کا بہت بڑا انتظام ہے خریداروں کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ حسب منشاء مہربان خریداروں کو کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے اب مہربانوں کو تحریر ہے۔ کہ کم از کم دو ایک گاڑی کوئلہ منگا کر آزمائش کریں۔ دربارۂ نرخ مینیجر کارخانہ سے دریافت فرمادیں۔ شرط اول ہمراہ آرڈر قیمت کوئلہ روانہ فرمادیں۔ کم از کم نصف قیمت ضرور۔ باقی روپیہ بذریعہ ریلوے بلٹی ایل وصول کیا جاویگا۔ شرط دوم جب وقت گاڑی یہاں سے روانہ کی جاوے گی۔ اسوقت آرڈر منسوخ نہیں ہوسکتا۔

اسم فسٹ کلاس بڑا بڑا ۔ اسم سکنڈ کلاس بہت عمدہ بڑا بڑا
دوخشت کوئی فسٹ کلاس چکدار سلیک کوئلہ بہت عمدہ
سوفٹ کوک برابر رفت ہارڈ کوک خشت کلاس بڑا بڑا
ہارڈ کوک نمبر ۲ بہت عمدہ سفید ٹکڑہ

تار کا پتہ ۔ تقی دھن باد

المشتہر۔ ایس۔ ایم۔ تقی کوئل کمپنی۔ دھن باد ضلع مانبھوم

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ ۴ر
کفارہ ۔ ۳ر
مبادی الصرف ۲ر
مہر الشہادتین ار
ظہور المسیح ۶ر
عیسائی مذہب ۸ر
متبرکہ سیدہ ۲ر
احمدی کا سن ۸ر
السر المکتوم ۵ر
شہادت آسمانی
حصہ اول و دوم ۷ر
درثمین اردو مع مجلد ۳ر
" " مجلد ۵ر

مجموعہ فتاوے احمدیہ بجائے ۸ر کے صرف عہ
غلامی ۴ر
الاستخلاف ۳ر
معیار الصادقین ۳ر
معیار الحق ۸ر
کاسر احمدی ۸ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح
البرہان الصحیح ار
جنگ مقدس ۸ر
مباحثہ رام پوری ۳ر
لیکچر مہر سنگھ ۸ر

سرّی نہہ کلنک اوتار ۸ر
چشمہ مسیحی ۳ر
عصمت انبیاء عہ
شہادت الفرقان ۳ر
اسلام کی پہلی کتاب ۸ر
ضرورت زمانہ ۸ر
نظم مستورات ۸ر
فتح الدین ۸ر
رعایتی ۸ر
بائیس ۲۲ پارے کے نوٹ
دو روپے ۸ر
صحیفہ آصفیہ ۳ر

کتاب الصیام ۔ روزے کے متعلق تمام مسائل ۔ ار
شرائط بیعت۔ جلد منگالو۔ روپیہ کی ۱۲۵ ۔ ۸ر کی ۵۰ چار آنے کی ۲۰ ۔ فیصلہ ۸ر

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبو دار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنور اور چمکدار اور نرم بنادیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے۔ نہ منہ لیپنے کی ضرورت نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ ادھر لگاؤ ادھر خشک ہوجاتا ہے۔ ۲ منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو۔ سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسی عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی شیشی جو سال کے لئے کافی ہے۔ دو روپے (عہ) محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں۔ وہ بھی بنظر خیر الناس من ینفع الناس ملسکتی ہیں۔ نمونہ کے لئے ½ قیمت لی جاوے گی۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ۔ حبوب آتشک، فیدرجن ۸ر۔ حبوب بواسیر خونی و بادی قیمت فیدرجن عہ روپیہ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ روپیہ۔ سفوف جریان عہ۔ حبوب مبہی فی درجن عہ روپے۔ نمونہ خضاب ۴ر قیمت پر بالمقطع ارسال ہوتا ہے اور محصولڈاک ہر حالتیں بذمہ خریدار اور نمونہ کے لئے ½ قیمت لیجاویگی۔ منگوانے کا پتہ۔